سوال

(250) سگریٹ پینے، اس کی بیع اور اس کی تجارت کا کیا حکم ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سگریٹ پینے کا کیا حکم ہے اور آیا وہ حرام ہے یا مکروہ، نیز اس کی بیع اور اس کی تجارت کا کیا حکم ہے؟ (ع۔ح۔ع۔ح)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سگریٹ نوشی حرام ہے۔ کیونکہ یہ گندی چیز ہے اور بہت سے نقصانات پر مشتمل ہے اور اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بندوں کے لیے کھانے پینے کی چیزوں میں سے پاکیزہ چیزیں ہی ان پر مباح کی ہیں اور گندی چیزوں کو حرام کیا ہے۔ چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتے ہیں:

يَسْـَٔلُونَكَ مَاذَآ أُحِلَّ لَهُمْ ۖ قُلْ أُحِلَّ لَكُمُ ٱلطَّيِّبَـٰتُ

''لوگ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کچھ ان کے لیے حلال کیا گیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال کی گئی ہیں۔'' (المائدة: ۴)

نیز اللہ تعالیٰ نے سورۃ اعراف میں اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يَأْمُرُهُم بِٱلْمَعْرُوفِ وَيَنْهَىٰهُمْ عَنِ ٱلْمُنكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ ٱلطَّيِّبَـٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ ٱلْخَبَـٰٓئِثَ

''وہ (پیغمبر) لوگوں کو بھلی باتوں کا حکم دیتا اور بری باتوں سے روکتا ہے۔ وہ ان کے لیے پاکیزہ چیزیں حلال کرتا اور گندی چیزیں حرام کرتا ہے۔'' (الاعراف: ۱۵۷)

اور تمباکو نوشی اپنی تمام قسموں سمیت پاکیزہ چیزوں سے نہیں بلکہ گندی چیزوں سے ہے۔ اسی طرح تمام نشہ آور چیزیں بھی گندی چیزوں سے ہیں۔ تمباکو نہ پینا جائز ہے نہ اس کی بیع جائز اور نہ ہی اس کی تجارت جائز ہے۔ جیسا کہ شراب کی صورت ہے۔ لہذا جو شخص سگریٹ پیتا ہے یا اس کی تجارت کرتا ہے اسے جلد ہی اللہ تعالیٰ کے حضور رجوع اور توبہ کرنا، گزشتہ فعل پر نادم ہونا اور آئندہ نہ کرنے کا پختہ عزم کرنا چاہیے اور جو شخص سچے دل سے توبہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرماتا ہے۔ جیسا کہ اللہ عزوجل نے فرمایا ہے:

وَتُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ ٱلْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

''اوراے ایمان والو!سب کے سب اللہ کے حضور توبہ کروتاکہ تم فلاح پاؤ۔'' (النور : ۳۱)

نیز فرمایا :

وَاِنِّی لَغَفَّارٌلِّمَن تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اہتَدٰی o

''اور جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھے کام کرے پھر سید ھی راہ چلے تو میں اسے بخشنے والا ہوں ۔'' (طٰہ : ۸۲)

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلداول - صفحہ 238

محدث فتویٰ